يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے (اسراء: ۷۱)

تقلید

خلاصہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

۹

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان، ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

محبوب بندوں سے لڑائی مول لیتا ہے ان سے اللہ تبارک و تعالٰی فرماتا ہے،
وہ مجھ سے جنگ کے لیے تیار ہو جائے"

کون ایسا بد نصیب انسان ہو گا جو اللہ سے جنگ کے لئے تیار ہو؟

(۱۴) ---- جماعتی شکل میں ائمہ اربعہ سے بیزاری اور تقلید سے فرار کا رجحان دور غلامی کی یادگار ہے اور یہ انکار و بیزاری بھی مخصوص نفوس قدسیہ سے ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بیزاری اور فرار کی اصل وجہ سیاسی ہے، مذہبی نہیں...... اس قیاس و گمان کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ لاہور میں اہل حدیث کے ہیڈ کوارٹر سے اہل قرآن کی تحریک نے جنم لیا، یہ انکشاف اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے فرمایا ہے۔ (اشاعۃ السنۃ، ج ۱۹، شمارہ ۸، ص ۲۵۲) آپ خود غور فرمائیں کہاں اہل حدیث اور کہاں اہل قرآن! ...... ان دونوں تحریکوں نے مسلمانوں کے اتحاد کو متاثر کیا اس لئے بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے یہ ایک سازش ہے، ہائیکورٹ کے جج اور محکمہ انصاف کے وزیر یوسف اسماعیل نے اس اندیشہ کا اظہار کیا ہے۔ (شواھد الحق، لاہور ۱۹۸۸ء، ص ۳۹) ...... جیسا کہ عرض کیا گیا تقلید کے بغیر چارہ نہیں کیوں کہ وہ انسان کی ضرورت ہے، غیر مقلدین بھی تقلید کے لئے مجبور ہیں، خود غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں صاحب اپنے مسلکی ساتھیوں سے پوچھتے ہیں۔

"ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل...... کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے...... بھائیو! ذرا غور کرو اور انصاف کرو

جب تم نے ابو حنیفہ، شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ یا ابن قیم اور شوکانی، جو ان سے بہت متاخر ہیں، ان کی تقلید کی کیا ضرورت "؟[۴۴]

(۱۵) ---- تاریخ اسلام میں "اہل حدیث" نام کا کوئی فرقہ نہیں ملتا، یہ لفظ صرف اور صرف ماہرین حدیث کے لئے مخصوص تھا ----- چوں کہ غیر مقلدین نے یا تو انگریزوں کی امداد و اعانت سے اپنی حکومت قائم کی[۴۵] یا برصغیر میں انگریزوں کی حکومت قائم کرنے میں ان کی پوری پوری مدد کی[۴۶] اس لئے عالم اسلام بالخصوص برصغیر کے مسلمان ان سے نفرت کرتے تھے[۴۷] اور ان کو "وہابی" کہتے تھے ----- یہ حضرات مسلم حکومت کے مقابلے میں انگریزی حکومت کو رحمت سمجھتے تھے،[۴۸] انھوں نے انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد انگریز حاکموں کو اپنی وفاداریوں کی یاد دلاتے ہوئے درخواست کی کہ ان کو "وہابی" کے بجائے "اہل حدیث" کہا جائے[۴۹] اور اس سلسلے میں نوٹیفکیشن جاری کیا جائے ----- چناں چہ درخواست منظور ہو گئی اور نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا -----[۵۰] ان حقائق کی تائید اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی کے بیانات سے ہوتی ہے، ورنہ ایسے بیانات ناقابل اعتبار سمجھے جاتے اور شاید شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھے جاتے۔ مگر اب تاریخی حقائق کی روشنی میں روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ غیر مقلدین کو "اہل حدیث" نام انگریزوں نے دیا ہے۔ ۱۸۵۷ء سے پہلے اس نام کا مسلمانوں میں کوئی فرقہ نہ تھا۔

(۱۶) ---- ہم نے علمی اور تاریخی حقائق غیر جانبداری کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں اب آپ خود اپنی عقل اور ضمیر سے یہ بات پوچھیں -----

○ ----- جو فرقہ انتہائی اقلیت میں ہو

○ ----- جس نے انگریزوں کی حمایت کی ہو

○ ----- جو مسلمانوں کی حکومت سے انگریزوں کی حکومت کو اچھا سمجھتا ہو

○ ----- جس کا نام ہی انگریزوں نے رکھا ہو

○ ----- جو سوادِ اعظم سے بیر رکھتا ہو جس کی پیروی کا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کو مشرک کہنے سے بھی دریغ نہ کرتا ہو [۵۱] ...... وہ حق پر ہے یا وہ جماعت حق پر ہے؟

○ ----- جو انتہائی اکثریت میں ہو

○ ----- جس نے کبھی انگریزوں کی حمایت نہ کی ہو

○ ----- جو انگریزوں کی حکومت سے مسلمانوں کی حکومت کو اچھا سمجھتی ہو

○ ----- جس کا نام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اہل السنۃ والجماعۃ" رکھا ہو۔

○ ----- جو خود ملت اسلامیہ کا سوادِ اعظم ہو

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور آپ سے محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ آپ کا ہر ہر حکم مانیں، آپ نے فرمایا اگر کسی مسئلے میں الجھ جاؤ تو دل سے فیصلہ طلب کیا کرو [۵۲] ..... ہاں، دل کیا کہتا ہے؟ ..... دل کی سنیں اور اسی پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین!

احقر محمد مسعود

کراچی ۶ / مارچ ۱۹۹۷ء

حواشی و حوالہ جات

۱ ------ قرآن حکیم، سورۃ النساء، آیت نمبر ۶۵؛ سورۃ نحل ۱۶، آیت نمبر ۱۲۳

۲ ------ مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ج ۱، ص ۸۳ (۱۳۰۱، مصر)

۳ ------ محمد اسماعیل بخاری، بخاری شریف، ج ۳، ص ۱۴۳؛ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج ۹

۴ ------ جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج ۱، ص ۹-۱۴۵، مطبوعہ کراچی

۵ ------ ابن حزم، کتاب الفصل والملل والاہواء والنحل، قاہرہ، ج ۲، ص ۷۸

۶ ------ قرآن حکیم، سورۃ حشر، آیت نمبر ۷

۷ ------ ابن عبدالبر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج ۱، ص ۷۱؛ ابن حجر عسقلانی، الاستیعاب الاسوۃ الصحابہ، ج ۲، ص ۳۲۷

نوٹ:۔ (۱) ڈاکٹر محمد حمید اللہ (مقیم پیرس) نے اپنی تالیف الوثائق السیاسیہ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدہ (مطبوعہ مصر) میں دو سو ۲۰۰ سے زیادہ دستاویزات نقل کی ہیں پھر نئے ایڈیشن میں چالیس ۴۰ دستاویزات کا اور اضافہ کیا ہے۔------ (۲) محمد بن فرج المعروف بابن الطلاع الاندلسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں پر مشتمل ایک مجموعہ "اقضیۃ الرسول" مرتب کیا جس کے اردو ترجمہ کو مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ کے ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی نے مدون کیا ہے اور دائرہ معارف اسلامیہ لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ ۷۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ مسعود

۸ ------ مسند احمد بن حنبل، احادیث نمبر ۱۶۵۹، ۹۸۲، ۶۹۳؛ جامع البیان، ج ۱، ص ۲۷

نوٹ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد حضرت ہمام بن منبہ بن کامل بن شیخ الیمانی الصنعانی الابناوی کے لئے مرتب فرمایا تھا جو "صحیفہ ہمام بن منبہ" کے نام سے حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ مشہور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ (مقیم پیرس) نے اس کو مدون کیا اور اس پر فاضلانہ مقدمہ تحریر فرمایا۔ صحیفہ صحیحہ کو محدثین نے اپنی اپنی مسانید، جوامع اور صحاح میں شامل کیا ہے۔ مسعود

۹ ------ حافظ ابن قیم، الوابل الصیب، ص ۸۷

۱۰ ------ قرآن حکیم، سورۃ توبہ، آیت نمبر ۱۲۲؛ سورۃ النساء آیت نمبر ۸۳

۱۱ ------ قرآن حکیم، سورۃ عنکبوت، آیت نمبر ۴۳؛ سورۃ شعراء، آیت نمبر ۱۹۷؛ سورۃ فاطر، آیت نمبر ۲۸

۱۲ ------ قرآن حکیم، سورۃ بقرۃ، آیت نمبر ۲۵۹؛ بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۴

۱۳ ------ مشکوٰۃ شریف، کتاب المناقب، باب مناقب صحابہ، حدیث نمبر ۴

۱۴ ------ قرآن حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۶۹، ۱۵۱، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۴، سورہ نساء، آیت نمبر ۱۱۳، سورہ نحل، آیت نمبر ۱۲۵

۱۵ ------ سنن ابو داؤد، لاہور، پارہ نمبر ۲۳، باب نمبر ۱۷، حدیث نمبر ۱۹۶

۱۶ ------ کتاب الآثار (بروایت امام ابو یوسف)، کتاب الآثار (بروایت حسن بن زیاد)، کتاب الآثار (بروایت امام محمد)، کتاب الآثار (بروایت زفر بن ہذیل)

۱۷ ------ دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ج ۸، ص ۳۷۲

۱۸ ------ مسند امام احمد بن حنبل، (۱۸ مسانید کا مجموعہ جن کو از سر نو مرتب کر کے مصر سے چھ جلدوں میں شائع کر دیا گیا ہے)

۱۹ ------ علامہ بیاضی، اشارات المرام، ص ۲۰، ابو زہرہ مصری، حیات امام ابو حنیفہ، ص ۲۷۵

۲۰ ------ حافظ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۷۶ـ۷۹

۲۱ ------ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج ۲۲، ص ۱۰۸

۲۲ ------ ذیل الجواہر، ج ۲، ص ۴۷۲

۲۳ ------ معجم المصنفین، ج ۲، ص ۵۵

۲۴ ------ بخاری شریف، ج ۲، ص ۹۷۳، حدیث نمبر ۸۸۹، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء

۲۵ ------ مکتوبات شاہ ولی اللہ، ص ۱۹۸

۲۶ ------ در مختار، مطبوعہ دہلی، ص ۴۵

۲۷ ------ ابن حجر ہیثمی، الخیرات الحسان، ص ۹

۲۸ ------ حنیف کے معنی سیدھا اسلامی احکام پر عمل پیرا (المنجد، ص ۲۴۳) ------ نیز مائل بہ حق، دین کا سچا باطل سے امر حق کی طرف آنے والا (لغات کشوری، لکھنو، ص ۱۶)

۲۹ ------ قرآن حکیم، سورہ روم، آیت نمبر ۳۰

۳۰ ------ قرآن حکیم، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۹۵

۳۱ ------ قرآن حکیم، سورہ بینہ، آیت نمبر ۵

۳۲ ------ مقدمہ ابن خلدون، ص ۴۶۹

۳۳ ------ احمد سرہندی، رد روافض، لاہور ۱۹۹۲، ص ۹، مکتوبات شریف، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۵۵

۳۴ ------ ڈاکٹر صبحی محمصانی: فلسفہ شریعت اسلام، ص ۴۸

۳۵ ------ مسند احمد بن حنبل، ج ۶، ص ۳۹۶؛ علی الہیثمی، مجمع الزوائد، باب اجماع، ج ۱، ص ۱۷۷

۳۶ ------ مشکوۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ج ۱، ص ۸۰

۳۷ ------ ایضاً، ج ۱، ص ۸۴

۳۸ ------ ایضاً، ج ۱، ص ۸۴، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب السواد الاعظم، ص ۳۰۳

۳۹ ------ مشکوۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام، ج ۱، ص ۸۴

۴۰ ------ ایضاً، ج ۱، ص ۸۰

۴۱ ------ ترجمان وہابیہ، ص ۱۰، شمع توحید، ص ۴۰، اشاعۃ السنۃ، ج ۷، شمارہ ۱۲، ص ۳۷۰

۴۲ ------ (ا) بخاری شریف، کتاب الادب، ج ۲، ص ۸۹۲

--------(ب) مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ، ج ۲، ص ۳۲۱

۴۳ ------ ریاض الصالحین بحوالہ بخاری شریف، باب علامات حب اللہ تعالیٰ العبد

۴۴ ------ محمد حلیم چشتی، حیات وحید الزماں، کراچی، ص ۱۰۲

۴۵ ------ زمیندار (لاہور)، شمارہ ۹ فروری ۱۹۲۲ء

زمیندار (لاہور)، شمارہ ۷ فروری ۱۹۲۲ء

زمیندار (لاہور)، شمارہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء

زمیندار (لاہور)، شمارہ ۱۱ فروری ۱۹۲۲ء

۴۶ ------ اشاعۃ السنۃ، لاہور، شمارہ ۹، ج ۸، ص ۲۶۲

۴۷ ------ سیاست، (لاہور)، شمارہ ۱۹ فروری ۱۹۲۵ء

۴۸ ------ مقالات سرسید (مرتبہ اسماعیل پانی پتی)، حصہ نہم، ص ۱۲ ـ ۱۱۲، لاہور ۱۹۶۱ء

۴۹ ------ اشاعۃ السنۃ، ج ۱۱، شمارہ ۲، ص ۹۹

۵۰ ------ (ا) بحوالہ خط نمبر ۱۲۷، مورخہ ۱۵ اگست ۱۸۸۸ء (حکومت مدراس کو ارسال کیا گیا)

(ب) بحوالہ خط نمبر ۱۵۹، مورخہ ۴ مارچ ۱۸۹۰ء (حکومت بنگال کو ارسال کیا گیا)

(ج) بحوالہ خط نمبر ۳۸۹، مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء (حکومت یو۔پی کو ارسال کیا گیا)

(د) بحوالہ خط نمبر ۲۰۷، مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۸۸ء (حکومت سی۔پی کو ارسال کیا گیا)

(ہ) بحوالہ خط نمبر ۳۲، مورخہ ۳ اگست ۱۸۸۸ء (حکومت بمبئی کو ارسال کیا گیا) وغیرہ وغیرہ

۵۱ ------ A Glossary of the Tribes, Lahore, 1978 vol. II, p 8

۵۲ ------ (ا) سنن الدارمی، ج ۲، ص ۲۳۹، بیروت

(ب) مسند الامام احمد، ج ۳، ص ۲۲۸، مکہ مکرمہ

(ج) عین العلم، ص ۲۱، پشاور ۱۲۷۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

(۱)----- تقلید ہر انسان کی ضرورت ہے، ہر مسلمان کی بھی ضرورت ہے، اس کے بغیر چارہ نہیں----- تعلیم و تہذیب اور تمدن میں ہر قسم کی ترقیاں اسی کی مرہون منت ہیں،----- تقلید کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآن حکیم کافی تھا، حیات پاک کا عملی نمونہ تقلید کی اہمیت پر گواہ ہے----- تقلید کا حکم تو قرآن میں بھی ہے [۱] ----- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑیں، ایک اللہ کی کتاب دوسری اس کے رسول کی سنت، جب تک ان دونوں کو تھامے رہو گے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے [۲] -----

(۲)----- قرآن حکیم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گیا تھا، عہد صدیقی میں کتابت ہوا، عہد عثمانی میں مختلف علاقوں میں پھیلا دیا گیا [۴] بلکہ عہد فاروقی ہی میں دور دراز علاقوں میں پھیل چکا تھا [۵] -----

(۳)----- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم اور اس اختیار کی روشنی میں جو قرآن حکیم ہی نے آپ کو عطا فرمایا تھا [۶] مختلف علاقوں میں دستاویزی صورت میں احکام ارسال فرمائے [۷] ----- صحابہ کرام نے ان کو محفوظ رکھا اور ذاتی طور پر احادیث شریفہ کی حفاظت فرمائی کیوں حفاظت نہ فرماتے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے----- اس قسم کے بہت سے صحائف (مجموعے) موجود تھے مثلاً صحیفہ صدیقی، صحیفہ علوی، صحیفہ سمرہ، صحیفہ صادقہ، صحیفہ صحیحہ [۸] (قبل ۵۸ھ) وغیرہ وغیرہ

(۴)...... ہر صحابی کا یہ منصب نہ تھا کہ وہ از خود قرآن و حدیث کی روشنی میں فتوے دیتا یا فیصلے کرتا، کبار صحابہ نے یہ فرض ادا کیا، خلفائے راشدین اور صحابہ کے فیصلے اور فتوے بھی جمع کئے گئے، چاروں خلفاء کے فیصلے شائع ہو چکے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فتوے بیس ۲۰ جلدوں میں مرتب ہوئے تھے۔[۹]

(۵)...... قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف دین کی سمجھ رکھنے والے ہی قرآن کو سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں[۱۰] ہر کس و ناکس یہ سمجھ نہیں رکھتا کہ قرآن و حدیث سے مسائل نکالے اور فیصلے دے اسی لئے قرآن کریم میں علم اور علم والوں کا ذکر کیا گیا ہے[۱۱] اور حکمت و فقاہت والوں کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے......[۱۲] تاکہ دین سے بیگانہ کوئی پڑھا لکھا دین میں مداخلت نہ کرے...... اور یہ بات قرآن حکیم ہی کے ساتھ مخصوص نہیں، ہر کتاب کو سمجھنے کے لئے اس کے اہل کی ضرورت ہوتی ہے، ہر زباں داں اس کو سمجھنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا...... کتاب سمجھنے کے لئے صرف زبان ہی کافی نہیں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ چاہئیے۔

(۶)...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد کبار صحابہ کی تقلید کی، انھیں کی تقلید تابعین نے بھی کی، پھر تبع تابعین نے کبار تابعین کی تقلید کی، اس کے بعد ائمہ اربعہ کی تقلید کا سلسلہ شروع ہوا اور تسلسل برقرار رہا حتیٰ کہ تقلید کا یہ عمل اپنی انتہا کو پہنچا...... یہ حقیقت بھی قابل توجہ ہے کہ ائمہ حدیث بھی مقلد تھے چناں چہ امام بخاری، شافعی تھے، ابن ماجہ، مالکی تھے، امام طحاوی، حنفی

تھے۔۔۔۔۔۔ ابن تیمیہ و ابن قیم حنبلی تھے۔۔۔۔۔۔ شاہ ولی اللہ، حنفی تھے وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔۔ اور ائمہ اربعہ کی یہ تقلید بھی اس لئے کی گئی کہ وہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب اور بہت قریب ہیں، قریب کا مشاہدہ دور والے سے ہمیشہ زیادہ بہتر اور صحیح ہوتا ہے، کوئی معقول انسان قریب والوں کو چھوڑ کر دور والوں کی بات نہیں مانتا۔۔۔۔۔۔

(۷)۔۔۔۔۔۔ جن ائمہ اربعہ کی عالم اسلام تقلید کرتا ہے ان کا مبارک عہد پہلی صدی ہجری سے لے کر تیسری صدی ہجری تک ہے۔۔۔۔۔۔ امام ابو حنیفہ ۸۰ھ سے قبل یا ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔۔۔۔۔۔ امام مالک نے ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔۔۔۔۔۔ امام شافعی نے ۲۰۴ھ میں انتقال فرمایا۔۔۔۔۔۔ امام احمد بن حنبل نے ۲۴۱ھ میں انتقال فرمایا۔۔۔۔۔۔ گویا ائمہ اربعہ کا تعلق اس مقدس زمانے سے تھا جس کو "خیر القرون" کہا جاتا ہے اور جس کی فضیلت حدیث شریف میں آئی ہے [۱۴]۔۔۔۔۔۔ اس فضیلت سے کسی کو انکار نہیں۔

(۸)۔۔۔۔۔۔ ائمہ اربعہ نے قرآن کریم، حدیث کے ذخیروں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتووں اور فیصلوں کو سامنے رکھا اور اس دانائی حکمت سے کام لیا جس کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے اور اس سلیقے سے سب کچھ سیکھا جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا [۱۵]۔۔۔۔۔۔ یہ سمجھنا کہ ائمہ اربعہ احادیث سے غافل تھے اور من مانی پر عمل کیا کرتے تھے غیر مؤدبانہ اور طفلانہ خیال ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔۔۔ ہر مسئلے پر غور کیا جاتا ہے، جبھی حل سامنے آتا ہے۔ ائمہ اربعہ و مجتہدین نے بھی قرآن و حدیث میں غور و فکر فرمایا اور ہمارے ہزاروں

مسائل حل فرماتے، اب اس غور و فکر کو "من اتی رائے" سے تعبیر کرنا ایک ایسا ظلم ہے علم و دانش کی تاریخ میں جس کی مثال نہیں ملتی اور ایک ایسا الزام و بہتان ہے عقل و دانائی کی تاریخ میں جس کی نظیر نہیں ملتی......

(۹)...... بعض صحابہ صرف محدث تھے...... بعض محدث بھی تھے اور فقیہ بھی...... بعض تابعین صرف محدث تھے...... بعض محدث بھی تھے اور فقیہ بھی...... بعض تبع تابعین صرف محدث تھے...... بعض محدث بھی تھے اور فقیہ بھی...... محدث کا فقیہ ہونا ضروری نہیں...... فقیہ کا محدث ہونا ضروری ہے...... محدثین، نقد و جرح کے بعد احادیث جمع کرتے ہیں، مجتہدین و فقہاء انہیں احادیث سے مسائل کا استنباط و استخراج کرتے ہیں...... ائمہ مجتہدین سے انکار کرنا ایک روشن حقیقت سے انکار کرنا ہے...... اس حقیقت کو ایک مثال سے بھی سمجھا جاسکتا ہے جو بات ذہن نشین کرنے کے لئے پیش کی جارہی ہے۔ اس کا قرآن و حدیث کی عظمتوں سے کوئی تقابل نہیں...... غور فرمائیں......

امراض جسمانیہ کے علاج کے لئے جڑی بوٹیاں جمع کرنے والی ایک جماعت ہے، ان کے خواص دریافت کرنے والی دوسری جماعت ہے، ان سے مختلف شکلوں میں ادویات بنانے والی تیسری جماعت ہے، امراض کی تشخیص اور ادویات کو تجویز کرنے والی چوتھی جماعت ہے...... اب اگر کوئی یہ کہے کہ...... سوائے پہلی جماعت کے جڑی بوٹیوں کو سب نے چھوڑ دیا اس لئے ہم سب کو چھوڑ کر وادیوں اور صحراؤں میں خود جڑی بوٹیاں تلاش کریں گے، خود ہی خواص دریافت کریں گے، خود ہی ادویات

بتائیں گے، خود ہی تشخیص کریں گے، خود ہی تجویز کریں گے، خود ہی آپ اپنا علاج کریں گے...... تو ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فیصلہ کریں گے؟...... کیا اس طرز عمل کو معقولیت سے تعبیر کریں گے؟...... عہد نبوی سے احادیث کا تحریری سرمایہ مسلسل منتقل ہوتا چلا آیا، ہاں کتابی صورت میں مدون نہ ہوا تھا پھر یہ اہم کام بھی ہوگیا، غالباً سب سے پہلے امام ابو حنیفہ کا مجموعہ احادیث کتابی صورت میں مدون ہوا جس کا نام "کتاب الآثار" رکھا گیا [۱۶] ...... پھر امام مالک نے موطا [۱۷] مرتب کی، اس کے بعد امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد (م۔ ۱۸۹ھ) نے موطا مرتب کی پھر ائمہ حدیث، حدیث کے تحریری سرمایہ کو مسلسل مرتب کرتے رہے...... چنانچہ امام احمد بن حنبل (م۔ ۲۴۱ھ) نے مسند مرتب کی، [۱۸] امام بخاری (م۔ ۲۵۶ھ) نے صحیح بخاری، امام مسلم (م۔ ۲۶۱ھ) نے صحیح مسلم، ابن ماجہ (م۔ ۲۷۳ھ) نے سنن ابن ماجہ، امام ترمذی (م۔ ۲۷۹ھ) نے جامع ترمذی، امام نسائی (م۔ ۳۰۳ھ) نے سنن نسائی، امام طحاوی (م۔ ۳۲۱ھ) نے شرح معانی الآثار وغیرہ وغیرہ...... یہ کہنا کہ حدیث کا سرمایہ دو تین سو برس کے بعد وجود میں آیا تاریخی نقطۂ نظر سے سراسر لغو ہے...... ہر کام ابتدائی مدارج طے کر کے اپنے عروج کو پہنچتا ہے، یہ ایک فطری عمل ہے جس کو نظر میں رکھنا چاہئے...... محدثین نے جو احادیث جمع فرمائیں یہ وہی احادیث تھیں جن کو سامنے رکھ کر ائمہ مجتہدین نے مسائل کا استخراج واستنباط کیا......

(۱۰) ...... امام ابو حنیفہ، ائمہ اربعہ اور تابعین میں بعض خصوصیات کی وجہ سے نہایت ممتاز تھے،...... آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زیارت

قرباتی...... کبار صحابہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فیض یافتگان سے آپ نے فیض حاصل کیا [۱۹] ...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (م۔ ۹۳ھ)، حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ (م۔ ۹۷ھ)، حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ (م۔ ۸۹ھ) آپ کے استاد تھے [۲۰] آپ کے اساتذہ ھزار سے زیادہ ہیں۔

(۱۱) ...... اسلامی حکومت کا دائرہ جس سرعت سے پھیل رہا تھا اور جس سرعت سے نئے نئے مسائل سامنے آرہے تھے اسی سرعت سے مجتہدین کرام نے فقہ کی تدوین کی اور عالم اسلام کی ایک بڑی مشکل حل کردی...... امام ابو حنیفہ نے ایک بورڈ تشکیل دیا جس میں ہر فن کے ماہرین موجود تھے کیوں کہ قرآن و حدیث فہمی کے لئے صرف زبان عربی جاننا کافی نہیں...... مختلف موجودہ اور آئیندہ آنے والے مسائل پر بحث و مباحثہ اور غور و فکر ہوا اور اس غور و فکر کے نتیجے میں تراسی ھزار مسائل کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کیا گیا [۲۲] ...... قانون شریعت کا یہ عظیم مجموعہ ۱۴۴ھ سے قبل مرتب ہو گیا تھا۔ امام ابو حنیفہ کا یہ عظیم علمی کارنامہ ہے اور امت مسلمہ پر عظیم احسان ہے...... تراسی ہزار مسائل پر مشتمل قانون شریعت کے مرتب ہونے کے بعد امام ابو حنیفہ نے بورڈ کے اراکین اور ایک ہزار مخصوص طلبہ کے سامنے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کے مندرجہ ذیل نکات عالم اسلام کے ججوں، منصفوں، قاضیوں، مفتیوں کے لئے مشعل راہ ہیں، ان نکات میں مومنانہ فراست بھی ہے اور مدبرانہ و حکیمانہ بصیرت بھی...... ملاحظہ فرمائیں۔

۹۷۲ھ) نے امام ابو حنیفہ کو تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرار دیا ہے...... قرآن حکیم میں لفظ "حنیف" آیا ہے [۲۸] ...... دین حنیف [۲۹]، مسلم حنیف [۳۰] اور حنفاء [۳۱] بھی آیا ہے۔

(۱۲) ...... ابن خلدون نے چھ سو برس پہلے، [۳۲] امیر خسرو نے سات سو برس پہلے، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے چار سو برس [۳۳] پہلے، عالم اسلام بالخصوص برصغیر میں اہل سنت وجماعت اور حنفیوں کی اکثریت کا ذکر کیا ہے، دور جدید کے فاضل ڈاکٹر صبحی محمصانی نے احناف کو روئے زمین کے مسلمانوں کا دو تہائی قرار دیا ہے [۳۴] یعنی تاریخی طور پر احناف کو ملت اسلامیہ کا سوادِ اعظم تسلیم کیا ہے...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دعا کی کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو، اللہ نے دعا قبول فرمائی [۳۵] ...... میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی [۳۶] ...... آپ نے فرمایا جماعت کی پیروی کرو [۳۷] ...... اور فرمایا، سواد اعظم (جماعت کثیر) کی پیروی کرو [۳۸] ...... یہ بھی فرمایا، جماعت اور عام مومنین کی پیروی کرو [۳۹] ...... یہ بھی فرمایا، جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے [۴۰] ......

امیر شکیب ارسلان نے حسن المساعی کے حاشیے میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ابو حنیفہ کی پیرو ہے، خود غیر مقلد حضرات میں نواب صدیق حسن خاں، مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی یہی لکھا ہے اور غیر مقلد عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے غیر مقلدین کو "آٹے میں نمک کے برابر" قرار دیا ہے [۴۱] ...... اللہ تعالیٰ نے امام ابو حنیفہ کو جو قبولیت عامہ عطا فرمائی وہ وہی مقبولیت و محبوبیت ہے جو وہ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور جس کا حدیث شریف میں بھی ذکر ہے [۴۲] ...... جو ان مقبول و